ماہنامہ

اخبار احمدیہ

مغربی جرمنی

نگران ومدیر
لئیق احمد منیر

معاونت وکتابت
مشہود الحق

ملنے کا پتہ
Wieckstraße 24
2 Hamburg 54
Tel. 040 / 40 55 60

جلد ۳ | ماہ مئی ۱۹۷۹ | شمارہ ۵

مجلس خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی کا سالانہ اجتماع

۱۴، 15 جولائی

تمام احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی کا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۴، ۱۵ جولائی بروز ہفتہ۔ اتوار فرانکفرٹ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس اجتماع میں شرکت فرمائیں۔ جو احباب اس اجتماع میں شمولیت فرمانا چاہتے ہوں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ مندرجہ ذیل امور کی پابندی فرمائیں۔

۱- اپنی آمد کی اطلاع فرانکفرٹ مسجد میں پہنچانی ضروری ہے نیز اس امر کی اطلاع بھی کہ آپ اپنے ذاتی انتظام کے تحت رہائش رکھیں گے یا جماعتی انتظام کے تحت ٹھہریں گے۔ رہائش کا انتظام صرف ان دوستوں کیلئے کیا جائیگا جو قبل ازیں اپنی آمد کی اطلاع دیں گے۔

۲- عموماً احباب کی رہائش کا انتظام احباب جماعت کے پاس یا کسی حد تک مسجد میں کیا جاتا ہے تاہم جو احباب اس بات کے خواہشمند ہوں کہ ان کو سستے کرائے پر ہوٹل کی رہائش مہیا کی جائے ان کے لئے انتظام کیا جا سکتا ہے جسکے اخراجات ان کو ہی برداشت کرنا ہونگے۔

۳- احباب سے درخواست ہے کہ ایک کمبل اور چادر یا کوئی مختصر بستر اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

۴- جو احباب مع اپنی فیملی کے تشریف لانا چاہیں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس امر کی اطلاع بھی ساتھ فرمائیں تاکہ خاطر خواہ انتظام کیا جا سکے۔

اجتماع کے پروگرام انشاءاللہ ہفتہ کو بعد دوپہر شروع ہونگے اور اتوار کو بعد دوپہر ختم ہو جائینگے۔ تفصیلی پروگرام سے عنقریب آگاہ کر دیا جائیگا۔ بقیہ صفحہ ۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

...IBIOTY Of AMJ Deutschland
شعبہ تاریخ احمدیت جرمنی
Nr.: ....

ادارية

جماعت احمدیّہ کے قیام کی غرض

قرآن کریم اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے قیام کی بنیادی غرض یہ ہے کہ تا اسلام کو ہر قسم کی بدعات سے پاک کرکے اور دجالیت کے پرفتن دور میں اسلام کے مسخ شدہ چہرے کو ہر عیب اور کدورت سے صاف کر کے اسکو حقیقی شکل میں دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ اسلام پر اس پُر آشوب وقت کی اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں دی تھی۔ حضورؐ فرماتے ہیں: "یوشک ان یاتی علی النّاس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہٗ ولا یبقی من القرآن الا رسمہٗ .... مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدی علماءھم شرّ من تحت ادیم السماء۔ من عندھم تخرج الفتنۃ وفیھم تعود۔" (مشکوٰۃ کتاب العلم فصل ثالث)

ترجمہ: ضرور لوگوں پر ایک ایسا وقت آئیگا جب اسلام کا صرف نام باقی رہ جائیگا اور قرآن کے صرف الفاظ باقی رہ جائینگے۔ ان کی مساجد کی تعمیر تو خوب ہوگی لیکن وہ ہدایت سے خالی ہوں گی۔ اس وقت کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی تمام مخلوقات سے بدتر ہونگے ان ہی میں سے فتنے کا ظہور ہوگا اور انہی میں واپس لوٹے گا۔

ایک دوسری حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" لیاتینّ علی امتی ما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتّٰی ان کان منھم من اتی امّہ علانیۃ لکان فی امّتی من یصنع ذالک۔ وان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملّۃ وتفترق امتی علی ثلاث وسبعین ملۃ" کلّھم فی النار الا ملّۃ واحدۃ قالوا من ھی یا رسول اللہ۔ قال ما انا علیہ و اصحابی۔ (ترمذی کتاب الایمان باب افتراق ھذہ الامۃ)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت پر ایک ایسا وقت ضرور آنیوالا ہے جو بنی اسرائیل پر آیا اور وہ یہودیوں کے قدم بقدم پیروی کریگی۔ یہاں تک کہ اگر ان (یہود) میں سے کسی نے اعلانیہ اپنی ماں سے بدفعلی کی ہو گی تو میری امت سے بھی اس وقت کوئی ایسا کرنے والا ہوگا۔ بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹی تھی اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ وہ تمام گروہ دوزخ میں جانیوالے ہوں گے سوائے ایک گروہ کے۔ صحابہؓ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا وہ وہ گروہ ہوگا جو میرے اور میرے صحابہ کے نقش قدم پر چلنے والا ہوگا۔

آج مسلمانوں کی حالت پکار پکار کر خود اس امر کا اعلان کر رہی ہے کہ ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر جس بُرے وقت کی نشاندہی کی تھی وہ آچکا ہے اور مسلمان نہ صرف افتراق و انتشار کا شکار ہوکر بہت سے فرقوں میں بٹ چکے ہیں بلکہ عملی لحاظ سے بھی ایمانی حالت آنحضور صلعم کے بیان شدہ الفاظ کی تصدیق کر رہی ہے۔ مسلمانوں کے اس تنزّل اور کمزوری کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امّت کو ایک خوشخبری بھی دی کہ تم مایوس مت ہونا اس وقت ایک گروہ یقیناً ایسا ہوگا جو میرے اور میرے صحابہؓ کے نمونہ پر چلنے والا ہوگا۔ جو اس گروہ میں شامل ہوں گے وہی خدا کے نزدیک نجات یافتہ ہوں گے۔

آج کے اس پُر مصائب زلازل و آفات اور دجّالی فتن کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر سے پناہ دینے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اس کشتیٔ نوح کو تیار کیا گیا ہے جسکا نام جماعت احمدیّہ ہے۔ اس کشتی کے سوار کون لوگ ہیں یہ حضرت امام آخر الزمان کے اپنے الفاظ میں تحریر کیا جاتا ہے حضور فرماتے ہیں: " اے میری جماعت خدا تعالےٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ وہ قادر کریم آپ لوگوں کو سفر آخرت کیلئے ایسا تیار کرے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے اصحاب تیار کئے گئے تھے۔ خوب یاد رکھو کہ دنیا کچھ چیز نہیں ہے۔ لعنتی ہے وہ زندگی جو محض دنیا کیلئے ہے اور بدقسمت ہے وہ جسکا تمام ہمّ وغم دنیا کیلئے ہے۔ ایسا انسان اگر میری جماعت میں ہے تو وہ عبث طور میری جماعت میں اپنے تئیں داخل کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اس خشک ٹہنی کیطرح ہے جو پھل نہیں لائیگی۔

اے سعادت مند لوگو! تم زور کے ساتھ اس تعلیم میں داخل ہو جو تمہاری نجات کیلئے مجھے دی گئی ہے۔ تم خدا کو واحد لاشریک سمجھو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو نہ آسمان میں سے نہ زمین میں سے۔ خدا اسباب کے استعمال سے تمہیں منع نہیں کرتا۔ لیکن جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے وہ مشرک ہے۔ قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں۔ سو تم پاک دل بن جاؤ اور نفسانی کینوں اور غصّوں سے الگ ہو جاؤ۔ انسان کے نفس امارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں مگر سب سے زیادہ تکبّر کی پلیدی ہے۔ اگر تکبّر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا سو تم دل کے مسکین بن جاؤ۔ عام طور پر بنی نوع انسان کی ہمدردی کرو جبکہ تم انہیں بہشت دلانے کیلئے وعظ کرتے ہو۔ سو یہ وعظ تمہارا

مقابلہ جات سالانہ اجتماع

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر انشاءاللہ ورزشی مقابلہ جات جن میں دوڑ - اونچی اور لمبی چھلانگ - گولہ و تھالی پھینکنا وغیرہ شامل ہیں۔ نیز ایک فٹ بال کا میچ مابین فرانکفورٹ مجلس و مجالس بیرون منعقد ہونگے۔ جو خدام کسی مقابلہ میں شرکت کے خواہشمند ہوں اُن کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے اسماء اس غرض کیلئے مسجد احمدیہ فرانکفورٹ میں ارسال فرمادیں۔

اسیطرح اجتماع کے موقع پر علاوہ دیگر علمی مقابلہ جات کے تقریری مقابلہ کا انعقاد ہوگا جس کے عناوین ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔ ہر تقریر ۵ - 7 منٹ تک ہوگی۔ جو احباب اس تقریری مقابلہ میں شرکت کے خواہشمند ہوں وہ بھی اپنے اسماء مسجد احمدیہ فرانکفورٹ ارسال فرمادیں۔

عناوین تقریری مقابلہ :-

۱- خدام الاحمدیہ کا عہد اور خلافت احمدیہ کی حفاظت۔

۲- قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔

۳- ایک احمدی خادم کو کن خصوصیات کا حامل ہونا چاہیئے۔

ایک نہائیت ضروری اعلان

بعض احباب اپنے عزیزان یا دوستوں کو پاکستان سے جرمنی بلاتے ہیں جن کو وہ اپنے راستہ میں سوئٹزرلینڈ وغیرہ کی مساجد سے رابطہ کرنے کی ہدائیت دیتے ہیں۔ تمام احباب کی خدمت میں اطلاعاً تحریر ہے کہ اگر کسی دوست کے عزیز یا واقفکار تشریف لارہے ہوں تو اُن کو یہ گوش گزار فرمادیں کہ کسی قسم کی راہنمائی کیلئے کسی ملک میں واقع کسی مسجد سے رابطہ نہ فرمائیں۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں جماعت کیلئے بہت سی دشواریاں پیش آرہی ہیں۔ اگر کسی دوست کے کوئی عزیز تشریف لارہے ہوں تو وہ از خود ہی اُن کی مکمل ذمہ واری لیکر اُنکی راہنمائی فرمائیں اور اس مقصد کیلئے جماعت احمدیہ کی کسی مسجد میں تشریف نہ لے جائیں۔

کب صحیح ہو سکتا ہے اگر تم اس چند روزہ دنیا پر ایمان کی بدخواہی کرو۔ خدا تعالیٰ کے فرائض کو دلی خوف سے بجا لاؤ کہ تم ان سے پوچھے جاؤ گے۔ نمازوں میں بہت دعا کرو کہ تا تمہیں خدا اپنی طرف کھینچے اور تمہارے دلوں کو صاف کرے کیونکہ انسان کمزور ہے۔ ہر ایک بدی جو دور ہوتی ہے وہ خدا تعالیٰ کی قوت سے دور ہوتی ہے اور جب تک انسان خدا سے قوت نہ پاوے کسی بدی کے دور کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔ اسلام صرف یہ نہیں کہ رسم کے طور پر اپنے تئیں کلمہ گو کہلاؤ بلکہ اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ تمہاری روحیں خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گر جائیں اور خدا اور اسکے احکام ہر ایک پہلو کے رُو سے تمہاری دنیا پر تمہیں مقدم ہو جائیں"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۱-۶۲)

گناہ سے بچنے کا طریق

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

یہ سچی بات ہے کہ گناہ سے بچنا اور خدا تعالیٰ کی محبت میں محو ہو جانا انسان کیلئے ایک عظیم الشان مقصود ہے اور یہی وہ راحت حقیقی ہے جسکو ہم بہشتی زندگی سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ تمام خواہشیں جو خدا تعالیٰ کی رضامندی کے مخالف ہیں دوزخ کی آگ ہیں اور ان خواہشوں کی پیروی میں عمر بسر کرنا ایک جہنمی زندگی ہے مگر اس جگہ سوال یہ ہے کہ اس جہنمی زندگی سے نجات کیونکر حاصل ہو؟ اس کے جواب میں جو علم خدا نے مجھے دیا ہے وہ یہی ہے کہ اس آتش خانہ سے نجات ایسی معرفت الٰہی پر موقوف ہے جو حقیقی اور کامل ہو کیونکہ انسانی جذبات جو اپنی طرف کھینچ رہے ہیں وہ ایک کامل درجہ کا سیلاب ہے جو ایمان کو تباہ کرنے کیلئے بڑے زور سے بہہ رہا ہے اور کامل کا تدارک بجز کامل کے غیر ممکن ہے پس اسی وجہ سے نجات حاصل کرنے کیلئے ایک کامل معرفت کی ضرورت ہے کیونکہ مثل مشہور ہے کہ لوہے کو لوہے کے ساتھ ہی توڑ سکتے ہیں۔ یہ امر زیادہ دلائل کا محتاج نہیں کہ قدردانی اور محبت اور خوف یہ سب امور معرفت یعنی پہچاننے سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اگر ایک بچہ کے ہاتھ میں مثلاً ایک ایسا ٹکڑہ ہیرے کا دیا جائے جسکی کئی لاکھ روپیہ قیمت ہو سکتی ہے تو وہ صرف اسکی اُسی حد تک قدر کرے گا جیسا کہ ایک کھلونے کی قدر کرتا ہے اور اگر ایک شخص کو اسکی لاعلمی کی حالت میں شہد میں زہر ملا کر دیا جائے تو وہ اسے شوق سے کھائے گا اور یہ نہیں سمجھے گا کہ اس میں میری موت ہے کیونکہ اسکو ایسے زہر کی معرفت نہیں لیکن تم دانستہ ایک سانپ کے سوراخ میں ہاتھ ڈال نہیں سکتے کیونکہ تمہیں معلوم ہے کہ ایسے کام سے مرنے کا اندیشہ ہے۔ ایسا ہی تم ایک ہلاہل زہر کو دیدہ و دانستہ کھا نہیں سکتے کیونکہ تمہیں یہ معرفت حاصل ہے کہ اس زہر کے کھانے سے مر جاؤ گے۔ پھر کیا سبب ہے کہ اس موت کی تم کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے کہ جو خدا کے حکموں کے توڑنے سے تم پر وارد ہو جائیگی۔ ظاہر ہے کہ اسکا یہی سبب ہے کہ اس جگہ تمہیں ایسی معرفت بھی حاصل نہیں جیسا کہ تمہیں سانپ اور زہر کی معرفت حاصل ہے۔ یعنی ان چیزوں کی پہچان ہے۔ یہ بالکل یقینی ہے اور کوئی منطق اس حکم کو توڑ نہیں سکتی کہ معرفت تامہ انسان کو ان تمام کاموں سے روکتی ہے جن میں انسان کے جان و مال کا نقصان ہو اور ایسے رُکنے میں انسان کسی کفارہ کا محتاج نہیں۔ کیا یہ سچ نہیں کہ بدمعاش لوگ بھی جو جرائم کے عادی ہوتے ہیں ہزاروں ایسے انسانی جذبات سے دستکش ہو جاتے ہیں جنہیں وہ یقیناً جانتے ہیں کہ دست بدست پکڑے جائیں گے اور سخت سزائیں دی جائیں گی اور تم دیکھتے ہو کہ وہ لوگ روز روشن میں ایسی دوکانوں کے لوٹنے کیلئے حملہ نہیں کر سکتے جن میں ہزارہا روپے کھلے پڑے ہوں اور ان کے رستہ پر بیسیوں پولیس کے سپاہی ہتھیاروں سے ساتھ دورہ کر رہے ہوں پس کیا وہ لوگ چوری یا استحصال بالجبر سے اس لئے رکتے ہیں کہ کسی کفارہ پر ان کو پختہ ایمان ہے یا کسی صلیبی عقیدہ کا ان کے دلوں پر رعب ہے؟ نہیں بلکہ محض اس لئے کہ وہ پولیس کی کالی کالی وردیوں کو پہچانتے ہیں اور ان کی تلواروں کی چمک سے ان کے دلوں پر لرزہ پڑتا ہے اور ان کو اس بات کی معرفتِ تامہ حاصل ہے کہ وہ دست درازی سے ماخوذ ہو کر معاً جیل خانہ میں بھیجے جائیں گے اور اس اصول پر صرف انسان ہی نہیں بلکہ حیوانات بھی پابند ہیں ایک حملہ کرنے والا شیر جلتی ہوئی آگ میں اپنے تئیں نہیں ڈال سکتا گو کہ اسکے دوسری طرف ایک شکار بھی موجود ہو اور ایک بھیڑیا ایسی بکری پر حملہ نہیں کر سکتا جسکے سر پر مالک اس کا مع ایک بھری ہوئی بندوق اور کھنچی ہوئی تلوار کے کھڑا ہے۔ پس اے پیارو! یہ نہایت سچا اور آزمودہ فلسفہ ہے کہ انسان گناہ سے بچنے کے لیئے معرفت تام کا محتاج ہے۔

(از لیکچر لاہور)

وقف عارضی

(مکرم عطاء المنان صاحب)

جب بھی کوئی تحریک شروع ہوتی ہے تو اسکے کچھ اغراض و مقاصد ہوتے ہیں، ایک لائحہ عمل ہوتا ہے اور اس سے جو بھی نتائج برآمد ہوتے ہیں اس پر فیصلہ کیا جاتا ہے کہ تحریک کامیاب رہی یا نہیں۔ تحریک وقف عارضی اپنی کمسنی کے باوجود اپنے اغراض و مقاصد کے لحاظ سے اور آسان ترین لائحہ عمل کے ساتھ۔ نتیجہ کے طور پر روحانی انقلاب برپا کرنے والی ثابت ہوئی ہے۔ آیئے اسکے چند ایک پہلوؤں پر غور کریں:

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک فرمائی کہ مجھے ایسے مومنوں کی ضرورت ہے جو اپنے رخصت کے ایام میں سے دو ہفتہ سے لیکر چھ ہفتہ تک اپنے خرچ پر وقف کرسکیں۔ مقام وقف تک سفر خرچ اور کھانے پینے کے اخراجات ان کے اپنے ذمہ ہوں گے۔ ایام وقف اور مقام وقف میں ہر سہولت کا خیال رکھا گیا۔ کام صرف یہ تھا کہ قرآن مجید خود پڑھنا۔ دوسروں کو پڑھانا۔ ارکان اسلام پر خود عمل کرنا اور دوسروں کو اسکی تلقین کرنا۔ گویا یہ سارا کام قرآن مجید کی ان آیات کی عملی تفسیر تھی۔

۱۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر و تومنون باللہ ٥

۲۔ یاایھا الذین امنوا لم تقولون مالا تفعلون ٥

اکثر لوگ اپنے ایام رخصت کو سیر و تفریح میں صرف کرتے ہیں یا پھر اپنے عزیزوں اور دوستوں میں گذار دیتے ہیں مگر جن لوگوں نے اپنے محبوب خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہا وہ دنیا کی راحتوں کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی رضا کی تلاش میں اپنے ایام رخصت بسر کرنے لگے۔ عرصہ دو ہفتہ بہت جلد بیت جاتا ہے۔ دنیا میں سیر و تفریح کرنے والے چند یادوں یا چند تصویروں کے سوا اور کیا لے جاتے ہیں مگر وقف میں دو ہفتے بسر کرنے والے اپنے ساتھ اپنے خدا کی رضا۔ اپنے محبوب خلیفہ کی دعائیں اور صراط مستقیم پر قائم ہونے کا سامان خرید لیتے ہیں۔

وقف عارضی نفس کی اصلاح اور تربیت کے واسطے ایک سنہرا موقع فراہم کرتی ہے۔ دو ہفتے کی مدت جب انسان خدا کی راہ میں اپنے اوقات کو دین کیلئے وقف کرتا ہے تو اسکو دعاؤں اور دیگر عبادات کی توفیق ملتی ہے اسی طرح سے دوسروں کو ان کی خامیوں کی طرف توجہ دلانے سے پہلے اسکے اپنے نفس کا محاسبہ ہوتا ہے کہ آیا جس بات کی وہ تلقین کررہا ہے اس پر وہ خود بھی عمل پیرا ہے یا نہیں۔ گویا وقف عارضی کی برکت سے ایک روحانی تبدیلی پیدا ہوجاتی ہے اور اپنی کمزوریوں اور خامیوں کو رفع کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ میں نے جب ۱۹۷۵ء میں پہلی بار وقف عارضی کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا تو مجھے سگرٹ نوشی کی عادت تھی۔ میں نے سوچا یہ ایک بُری عادت ہے میں دوسروں کو اس سے باز رہنے کی تلقین کیسے کرسکتا ہوں جبکہ میں خود اس میں مبتلا ہوں تو اس پر میں نے دعا شروع کی اور وقف عارضی کی برکت سے مجھ سے یہ عادت اسطرح دور ہوگئی جیسے میں کبھی سگرٹ نوشی میں مبتلا ہی نہ تھا۔

الغرض وقف عارضی ایک ایسی تحریک ہے جو بے شمار برکات کی حامل ہے۔ اس میں شمولیت اختیار کرنے والا اللہ تعالیٰ کے بے شمار احسانات اور فضلوں کا خود مشاہدہ کرتا ہے۔ ہم سب دوستوں کو چاہیئے کہ اس میں حصہ لیکر اپنی روح کو سیراب کریں۔

دعائے مغفرت

گجرات کے ایک مخلص احمدی نوجوان مکرم محمد ارشد ساہی صاحب (مقیم شورن ڈورف۔ مغربی جرمنی) کار کے ایک حادثہ میں مورخہ ۱۸ مئی بروز جمعہ وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور والدین و دیگر عزیزوں کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق دے اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

اخبار احمدیہ

• حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق بذریعہ الفیکس اطلاع ملی ہے کہ بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمدللہ۔ احباب حضور کی صحت و سلامتی و درازی عمر کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔

• حضرت سیدہ نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بوجہ بلڈ پریشر و ٹانگوں میں درد کے خراب ہے۔ احباب حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ و درازی عمر کیلئے دعائیں کرتے رہیں

اجلاس خدام الاحمدیہ ہمبرگ

مورخہ ۶ مئی کو مجلس خدام الاحمدیہ ہمبرگ کا ماہوار اجلاس مسجد فضل عمر ہمبرگ میں منعقد ہوا۔ اس موقعہ پر تلاوت۔ نظم اور عہد کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ ہمبرگ کے مختلف حلقہ جات بنائے گئے نیز سائقین حلقہ اور مرکزی کمیٹی کا اعلان کیا گیا۔ اس موقعہ پر مکرم حفیظ الرحمان صاحب انور قائد خدام الاحمدیہ ہمبرگ اور مکرم لئیق احمد صاحب منیر مبلغ سلسلہ نے تقاریر کیں۔

• اسی روز لجنہ اماء اللہ ہمبرگ کا اجلاس بھی منعقد ہوا جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرمہ ثمینہ نعیم صاحبہ۔ یاسمین [illegible] صاحبہ شاہدہ خورشید صاحبہ اور مجیدہ رحمان صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ہمبرگ نے تقاریر کیں۔

• مورخہ یکم مئی کو Münster سے جرمن نوجوانوں کا ایک گروپ مسجد فضل عمر ہمبرگ visit کرنے آیا۔ یہ گروپ ۲۵ نوجوانوں پر مشتمل تھا اس موقعہ پر انہیں اسلام کے بارے میں تعارف کروایا گیا اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے گئے مکرم کلیم Baakye صاحب نے اس موقعہ پر تعاون فرمایا۔ جزاہ اللہ۔ انفرادی طور پر آنے والے جرمن احباب کی تعداد دس سے زائد ہے جو مختلف مواقع پر آتے رہے اور اسلام کے موضوع پر ان سے گفتگو ہوتی رہی ان میں سے بعض دو اڑھائی تین گھنٹوں سے زائد مسجد میں رہے۔

• ربوہ۔ مجلس خدام الاحمدیہ کی سالانہ پندرہ روزہ تربیتی کلاس مورخہ ۱۵ مئی کو ربوہ میں بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگئی۔

کولن اور گردو نواح کی جماعتوں کا اجلاس عام

جماعت احمدیہ کولن کے زیر اہتمام اس تمام علاقہ میں مقیم احباب جماعت کا اجلاس کولن میں منعقد ہوا جس میں KÖLN Dormagen - Radevormwald - Duren کی جماعتوں کے علاوہ اس علاقہ میں بسنے والے احمدی احباب نے شرکت کی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ۵۰ سے زائد احمدی احباب اجلاس میں شریک ہوئے۔ تمام دوستوں کی مہمان نوازی کے فرائض جماعت احمدیہ کولن نے سرانجام دیئے۔ اس اجلاس میں مکرم [illegible] سلیم صاحب (St. Augustin)۔ مکرم عبدالرحیم احمد صاحب صدر جماعت Radevormwald - مکرم طاہر محمود صاحب [illegible] جماعت Duren اور مکرم صفی اللہ ملک صاحب [illegible] نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ آخر میں مکرم منصور احمد خان صاحب مشنری انچارج نے دوستوں کو جماعتی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور اجلاس دعا کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا الحمد للہ

ڈورماگن اور گردونواح کی جماعتوں کا اجلاس عام

جماعت احمدیہ ڈورماگن کے زیر اہتمام مورخہ ۱۳ مئی کو ایک اجلاس عام منعقد ہوا جس میں آس پاس کی جماعتوں [illegible] پچاس سے زائد احباب نے شرکت کی۔ مہمان نوازی کے فرائض جماعت احمدیہ ڈورماگن نے بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیئے۔ تلاوت۔ نظم اور عہد کے بعد مکرم لئیق احمد صاحب منیر مبلغ سلسلہ احمدیہ نے احباب سے خطاب فرمایا۔

جلسہ میں شمولیت کرنے والے احباب کی خدمت میں جماعت کی طرف سے کھانا پیش کیا گیا۔ مہمانوں کو سٹیشن سے لانے اور واپس پہنچانے کا انتظام کاروں پر بڑے عمدہ رنگ میں کیا گیا۔ مکرم بہادر خان [illegible] اور مکرم ملک طارق بشیر صاحب نے فرائض کو بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ ڈورماگن میں مقیم ترک احباب اور ان کے "ہوجہ" (امام) سے مکرم لئیق احمد صاحب منیر نے تبادلہ خیال کیا اور ان کو احمدیت کا پیغام پہنچایا۔